ایام تشریق

بہر حال ان ایام کو ایام تشریق کہتے ہیں اور اس عید کو عید الاضحیٰ کہتے ہیں یا عید قربان بھی کہتے ہیں اسلام میں دو عیدیں ہیں ایک ماہ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد جسے عید الفطر کہا جاتا ہے، اس دن عید گاہ جانے سے پہلے خوراک کرنا چاہئے اور عید الاضحیٰ کے دن اگر کسی کی قربانی ہو تو بہتر ہے کہ صبح صادق سے کھانا پینا بند کر دیا جائے اور پھر قربانی کے گوشت سے امساک ختم کرنا چاہئے قربانی کرنے کا بہت اجر وثواب ہے روایت میں ہے قربانی کا جانور روز محشر کے دن سواری ہوگا لہٰذا اچھی سواری خریدیں اور یہ اتنی مبارک عبادت ہے کہ جانور کا خون زمین تک پہنچنے سے پہلے پہلے قربانی کرنے والے کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں اچھی بات یہ ہے کہ جانور کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کریں اور بہتر ہے قربانی کا جانور بجانب قبلہ ہو انی وجهت وجهی للذی فطر السموٰت والارض حنیفاً وما انا من المشرکین اللهم هذا منك والیك اے اللہ! آپ نے مجھے طاقت وقوت دی اور یہ آپ ہی کو پیش کرتا ہوں میری یہ قربانی قبول فرما مبارک ایام ہے عرفہ کے دن سے تکبیرات شروع ہونگے نماز فجر کے بعد ۲۳ نمازوں کے بعد تکبیرات پڑھیں گے ایک مرتبہ پڑھنا ضروری ہے حاجی صاحبان عمرہ وحج کرتے وقت اور بالخصوص طواف کے دوران تلبیہ پڑھتے ہیں اور جب پہلا جمرہ ماردیا جاتا ہے تو تلبیہ رکتا ہے پھر تکبیرات شروع ہوجاتے ہیں حاجی منیٰ سے عرفات میدان میں پھر مزدلفہ آتے ہیں سب زور سے تلبیہ پڑھتے ہیں یہ پہاڑ یہ اشجار اور اس زمین کا ذرہ ذرہ ساتھ تلبیہ پڑھتے ہیں حدیث میں آتا ہے کہ حاجیوں کے ساتھ زمین اور تمام ذرات تلبیہ پڑھتے ہیں حتیٰ کہ زمین کے تناؤ ختم ہوجاتے ہیں۔

تلبیہ

’’آئے ہم بھی مل کر تلبیہ پڑھتے ہیں لبیك اللهم لبیك لاشریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك یہ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ طلباء نے ۱۲ مرتبہ اونچی آواز سے پڑھ لیا پھر حضرت ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ تکبیرات تشریق بھی مل کر پڑھیں پورا دار الحدیث تلبیہ اور تکبیرات کے زمزموں سے گونج رہا تھا اور آج بھی ڈاکٹر صاحب کی سریلی آواز کھانوں میں گونجتی ہے وہ منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے‘‘۔

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بس انہی کلمات پر اکتفاء کرتے ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حج کے نعمتوں سے سرفراز فرمائیں تاکہ وہی پر آپ تلبیات اور تکبیرات پڑھ لیں اور وہی مقدس مقامات جس میں تمام انبیاء نے قربانیاں دی ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو دکھائے، اللہ جل جلالہ آپ کے مشکلات حل کردیں اللہ آپ کو علماء ربانیین وراسخین بنائیں اور دعا کے آخر میں فرمایا کہ تمام لوگوں کو یہ قربانی کے مسائل واحکام پہنچائیں، اللہ تمام حاجیوں کی حج کو قبول فرمائے وصلی اللہ علیہ وسلم آمین۔

مولوی رحیم اللہ حقانی
متعلم دورہ حدیث جامعہ حقانیہ

حضرت شیخ رحمہ اللہ کی درسگاہ میں چند بیتے ہوئے ایام

استاذی واستاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر سید ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب المدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نامی اس گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں ۔جن کو اللہ تعالیٰ نے بیک وقت علوم ظاہر یہ، باطنیہ،علوم نقلیہ اور عقلیہ ،علوم قدیمہ اور جدیدہ سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔

محبوب ومشفق

حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ بیک وقت مفسر ،محدث ،فقیہ ،مجاہد، ادیب اور مایہ ناز مدرس تھے ،بہترین پیرومرشد بھی تھے۔ حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ انتہائی محبّ ومشفق شخصیت تھے ۔ پہلی بار ملاقات کرنے والا یہی سمجھتا کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب کی سب سے زیادہ محبت میرے ساتھ ہے اور یہ تصور کرتا کہ پہلے کئی بار ملاقات ہوئی ہو۔

مایہ ناز مدرس

اگر درس وتدریس کے میدان میں دیکھا جائے تو حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ ایک مایہ ناز مدرس تھے حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ دارالعلوم حقانیہ کے ایوان شریعت کے مسند حدیث پر جلوہ افروز ہوتے تھے۔حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ نہایت سہل انداز میں سبق پڑھاتے اور اختصار سے کام لیتے مگران کا ایک ایک سبق اتنا جامع ہوتا کہ کئی کتابوں پر بھاری ہوتا۔ دوران درس کسی بھی موضوع پر بحث فرماتے تو اس کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحث فرماتے ،جس سے اس موضوع کے تہہ تک باسانی ذہن کی رسائی ہوتی ، اوراس کا مغز کھل کر سامنے آتا، دوران درس کوئی بھی طالب علم اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا نہایت مشکل مسئلہ اور اختلاف کو آسان اور مختصر الفاظ میں حل فرماتے ۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب کے درس کی ایک خصوصیت

دوران درس دیگر جملہ خصوصیات کے ساتھ ساتھ ایک خصوصیت یہ تھی کہ مشکل الفاظ کی لغوی تحقیق فرماتے اور بطور استشہاد کے عربی اشعار پڑھا کرتے ،جس سے درس کی نورانیت دوبالا ہوجاتی ،مستند کتابوں اور رجال کے

حوالہ جات پیش کرتے اور طلباء کرام کو بھی اس کی ترغیب دیتے کہ عربی اشعار کو زبانی یاد کرو، کہ اس میں بہت ادب پڑا ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے تھے:

علیکم بدواوین العرب و شعر الجاهلیة فان فیه تفسیر کتابکم ومعانی کلامکم:

''عربوں کے دیوان یعنی ان کے اشعار کو لازم پکڑو اس لئے کہ اس میں تمہاری کتاب (قرآن) کی تفسیر اور تمہارے کلام کے معانی ہے۔''

انمول موتی، دلچسپ حقائق

دوران درس جملہ صفات وکمالات کے ساتھ ساتھ حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کی عادت شریفہ تھی کہ طلباء کرام کے اکتاہٹ دور کرنے درس میں دل جمعی پیدا کرنے اور تشحیذ اذہان کے لئے دلچسپ حقائق اور مزاحیہ واقعات بھی سنایا کرتے تھے۔ جس سے درس میں مزید دلچسپی اور دل جمعی پیدا ہوجاتی۔ بندہ نے حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کے درس کے دوران سنائے ہوئے دلچسپ واقعات اور حقائق قلم بند بھی کئے ہیں، جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

حضرت شیخ صاحب کے ملفوظات: بدنظری کے متعلق ارشادات

ایک بار فرمایا کہ جس نے اپنے نظر کی حفاظت نہ کی وہ ضرور بالضرور گناہ میں مبتلا ہوگا؛ کیونکہ گناہ کی ابتدا نظر سے ہوتی ہے، جس کی حقیقت کو کسی شاعر نے خوب واضح کیا ہے............

نظرۃً فابتسامۃً فسلامٌ

فکلامٌ فمَوْعِدًا فلقاءً

''پہلے کسی اجنبیہ پر نظر پڑتی ہے، پھر ایک دوسرے کو مسکراتے ہیں، پھر سلام کرتے ہیں، پھر باتیں شروع ہوتی ہے، پھر وقت مقرر کرتے ہیں اور ملاقات ہوتی ہے۔''

النظر سهم من سهام الشیاطین

''نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے''

راستے میں اگر عورت پر پہلی نظر پڑے ہے تو یہ معاف ہے دوبارہ دیکھنے سے اجتناب کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یا علی لك النظر ة الاولی: اے علی اگر پہلی بار کسی اجنبیہ پر آپ کی نظر پڑ جائے تو یہ معاف ہے۔ العین برید القلب ''کہ آنکھ دل کا ڈاکیہ ہے'' تو آنکھ کی خاص طور پر حفاظت ضروری ہے۔ رسول اللہ

مبارک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہے:العینان تزنیان وزنا ھما النظر ''کہ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں، اوران کا زنا دیکھنا ہے۔''
حدیث میں آتا ہے کہ ایمان کی مٹھاس وہ شخص پاتا ہے، جو اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتا ہے۔

زمزم کے پانی کی خصوصیت

ایک مرتبہ فرمایا: کہ زمزم کے پانی میں یہ خصوصیت ہے کہ پیاس اور بھوک دونوں کو ختم کرتا ہے، فرمایا: کہ ہم نے خود دس دن تک تجربہ کیا ہے، کہ صرف زمزم کا پانی پیتے جس سے بھوک بھی ختم ہوجاتی ہے۔

نکاح گناہوں سے نجات کا ذریعہ

ایک بار نکاح کے حوالہ سے فرمایا: کہ جس طالب علم کو نکاح میں رغبت نہ بھی ہو تب بھی نکاح کرلے؛ کیونکہ نکاح کے ساتھ آدمی گناہوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ اور گناہ کے بہت سے راستے بند ہوجاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: کہ اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ زندگی کے دس دن باقی ہے، پھر بھی نکاح کرونگا بغیر نکاح کے زندگی نہیں گزارونگا۔

امام احمد بن حنبلؒ کی بیوی فوت ہونے کے بعد رات سے پہلے پہلے شادی کا بندوبست

امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ کی بیوی فوت ہوگئی، ظہر کے وقت ان کا جنازہ ہوا تدفین کے بعد امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی پھوپھی سے فرمایا کہ میرے لئے شادی کا بندوبست کرو۔ پھوپھی نے کہا کہ ابھی تو تدفین سے لوگ واپس نہیں آئے ہیں، تھوڑا صبر کرو۔

بہر حال پھوپھی نے کہا کہ فلاں گھر میں دو بہنیں ہیں، وہ اِن کے پاس گئی اور اُن میں جو حسین وجمیل تھی اس کے ساتھ نکاح کی بات ہوئی، واپس آئیں اور امام احمد بن حنبلؒ کو واقعہ بیان کیا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ جو زیادہ عبادت گزار ہو اس کے ساتھ میرا نکاح کراؤ تو پھوپھی نے ایسا ہی کیا اور رات آنے سے پہلے پہلے امام احمد بن حنبلؒ کی شادی ہوگئی۔

جب امام احمد بن حنبلؒ جیسے پاکدامن شخصیت جس نے پوری زندگی میں کسی اجنبیہ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا بھی نہیں، ایک رات بغیر بیوی کے گزارنا گوارا نہ کیا۔ تو ہم کون ہے کہ زندگی بھر شادیاں نہ کریں بعض ناسمجھ لوگ شادی نہیں کرتے اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ یہ کوئی فخر کی بات نہیں بلکہ عیب کی بات ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سنت

ایک بار فرمایا کہ اگر میاں بیوی کے مابین کسی بات پر تنازعہ آئے تو شوہر کو چاہئے کہ گھر سے باہر نکلے اور

مسجد کی طرف جائے؛ کیونکہ ایسا وقت بہت نازک ہوتا ہے، کہ کہیں طلاق تک بات نہ پہنچے فرمایا کہ ایک بار ضرور عمل کرو، کہ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سنت ہے۔

تمام بیماریوں کی جڑ معدہ ہے

فرمایا کہ تمام بیماریوں کی جڑ معدہ ہے، اگر معدہ ٹھیک ہو تو اکثر بیماریاں لاحق نہ ہوگی، اور معدہ اکثر کھانے پینے میں عدم احتیاط کی وجہ سے خراب ہوتا ہے۔ کھانا کم کھائے اور صاف ستھری چیزیں کھائیں تو معدہ ٹھیک ہوگا۔ مزید فرمایا: کہ نیند بھی کم کیا کرو؛ کیونکہ کھانا چھ گھنٹوں میں ہضم ہو جاتا ہے، اس کے بعد بھی اگر کوئی سویا ہو تو معدے کی مشین پھر خون پر چلتی ہے کیونکہ معدہ میں کھانا ہوتا نہیں، جس کی وجہ سے خون خشک ہونے لگتا ہے اور انسان کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ یہ ایسا ہے جیسے چکی گھوم رہی ہو اور اس میں دانے نہ ہو تو دونوں پتھر آپس میں ٹکراتے ہیں، جس کی وجہ سے پتھر ایک دوسرے کو کھانا شروع کرتے ہیں۔ ایسے ہی معدہ کی مثال ہے۔

پہاڑی بچہ طاقتور اور نمازی ہوتا ہے

فرمایا: جو بچہ پہاڑی علاقوں اور دیہاتوں میں پرورش پائے وہ مجاہد، نمازی، طاقتور اور نمازی صحت مند ہوتا ہے، اور جو بچہ ناز ونعمت اور شہر میں پرورش پائے، وہ اکثر ایسا نہیں ہوتا۔ عرب کا بھی دستور تھا کہ بچوں کو ابتدائی پرورش کے لئے دیہاتوں میں بھیجا کرتے تھے۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بھیجا گیا تھا۔

چھین لی ہم سے زمانے نے متاع زندگی
بجھ چکا ہے اب چراغ آس جل سکتا نہیں

☆ ☆ ☆

ہم بڑھے جاتے تھے انجام سفر سے بے خبر
رُک کے جب منزل پہ دیکھا کوچہ ٔ صیاد تھا